جزء (جلد)	سوم
قیمت	۴۵ روپے
ناشر	علماء اکیڈمی۔ محکمہ اوقاف پنجاب۔ لاہور
پتہ	شعبہ مطبوعات۔ محکمہ اوقاف پنجاب۔ لاہور

کتاب و سنت سے ماخوذ مسائل عملیہ اور احکام پر مشتمل علم کا نام "فقہ" ہے۔ اس میں ایک سے زیادہ رائیں ہو سکتی ہیں اور رہیں اور تا ابد رہیں گی۔

اس سے غرض پیش آمدہ غیر منصوص مسائل اور صورتوں کا حل پیش کرنا اور خلقِ خدا کے لیے اس کو مرتب اور مدون کر کے آسانی مہیا کرنا ہے ـــ اس علم سے غرض تحزیب نہیں تھی اور نہ ہی کتاب و سنت کے علاوہ لوگوں کے لیے ایسے مرجع خلائق کی تخلیق مقصود تھی جو قرآن و حدیث کے درمیان میں حائل ہو رہیں۔ بہرحال اس سلسلے میں امامانِ دین نے جو خدمات انجام دی ہیں وہ انتہائی قابلِ قدر ہیں جن کی آنے والی نسلیں تا ابد ممنون رہیں گی۔

جن بزرگوں نے اس بارے میں کام کیا ہے، ان کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے، اگر ان سب کے افکار پر مبنی حلقے بن جاتے تو جتنے انسان ہوتے اتنے فقہی مذاہب تشکیل پا جاتے ـــ جو ملت اسلامیہ کی ملی وحدت کے لیے انتہائی قابلِ بد ثابت ہوتے۔ تاہم بعد میں آنے والوں نے ان کی فکری تخلیقات کو ایک حد تک جمع کر دیا تاکہ اس میدان کے طلباء کے لیے ان سے استفادہ کرنا آسان ہو رہے۔ ان بزرگوں میں سے جن اکابر امت کو اہل قلم تلامذہ میسر ہو گئے ان کے افکار بھی مدون و مرتب ہو گئے۔ ان میں سے ائمہ اربعہ ہیں اور جن کو نہ مل سکے، جزوی طور پر ان کی فکری تخلیقات کا ذکر تو مختلف شکلوں میں جاری رہا لیکن بالاستیعاب ان کی تدوین نہ ہو سکی ـــ جیسے امام اوزاعی، لیث، داؤد ظاہری، طبری، ابن ابی لیلیٰ وغیرہم جزاھم اللہ عنا وعن سائر المسلمین۔ جن کا ذکر عموماً ائمہ اربعہ کے سلسلے کی کتابوں، عظیم فقہاء اور اہل قلم ائمہ کی تالیفات میں کسی نہ کسی طرح آتا ہی رہتا ہے۔

ایک زمانہ آیا کہ مجتہدین کے افکار کو الگ الگ پیش کرنے کے بجائے، ایک ساتھ مدون و مرتب کرنے کی کوشش کی گئی، جن میں سے امام ابن رشد (ف ۵۹۵ھ) کی ایک کتاب "بدایۃ المجتہد و نہایۃ المقتصد" ہے ـ جس میں سب کے وجوہ استدلال سے بھی بحث کی گئی ہے۔

بعض بزرگوں نے ائمہ اربعہ کی طرف منسوب مسائل میں سے ایسے مسائل کی تدوین کا اہتمام کیا، جو ان کے

نقطۂ نظر سے ائمہ اربعہ کی طرف اب منسوب نہیں ہونے چاہییں، کیونکہ دلائل کی رو سے ان کو کتاب و سنت کی تائید حاصل نہیں تھی۔

کچھ علماء نے ائمہ اربعہ کے صرف ان مسائل کی تدوین و تہذیب اور ترتیب کا اہتمام فرمایا جو ان کے نقطۂ نظر سے صحیح معنوں میں ان کے مسائل اور افکار تھے۔ اور عام فہم بنانے کے لیے فقہی دلائل اور حکمت تشریح کے بیان کرنے سے عمداً احتراز کیا تاکہ کتاب طویل نہ ہو اور سمجھنے میں الجھاؤ پیدا نہ ہو۔ زیر تبصرہ کتاب اسی نقطۂ نظر کی حامل ہے۔

اس کتاب سے وہ عدالتیں اور حکام مدد لے سکتے ہیں جو اسلامی نقطۂ نظر سے سوچنا چاہتے ہیں۔ جیساکہ مترجم، ناشر اور مصنف کے پیش نظر بھی تھا۔

کتاب کا اسلوبِ بیان واقعی عام فہم ہے۔ ہر ملک کے لوگوں کے لیے اس سے استفادہ کرنا کافی آسان ہو گیا ہے۔ اس حصہ میں صرف مندرجہ ذیل احکام کا ذکر ہے۔

شرکت، وکالت، حوالہ، ضمانت، اجارہ، ودیعت، عاریت، ہبہ (عطیہ) اور وصیت۔ بعض بعض مقامات پر ذیل میں اس کی مزید وضاحت بھی کر دی گئی ہے جو زیادہ تر حنفی مسلک سے متعلق ہے چونکہ مترجم اور ناشر کے سامنے پاکستان کی قانونی عدالتیں اور وکلاء ہیں اس لیے وہ چاہتے ہیں کہ حنفی نقطۂ نظر کی زیادہ سے زیادہ وضاحت کر دی جائے کیونکہ ملک میں انہی لوگوں کی اکثریت ہے۔ ہمارے نقطۂ نظر سے یہ کوشش دراصل اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اسلامی قانون کے مآخذ اصلیہ کی جو ضمانت دی گئی ہے، اس کی روح کے خلاف ہے۔ وکلاء اور قضاۃ (جج) کتاب و سنت کی ترجمانی کے پابند ہیں، کسی فقہی نقطۂ نظر کے نہیں۔ آپ اصل میں اس راہ پر ڈال کر وکلاء اور ججوں کا رخ صحیح سمت کے بجائے غلط رُخ کی طرف موڑنے کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ ان میں دلائل سے بحث ہوتی تو شاید ان کے لیے محاکمہ کرنا ممکن ہو جاتا۔

ہاں فقہی مکاتیبِ فکر کے سمجھنے کے لیے کتاب واقعی قابلِ ذکر ہے اور ان کی ایک جاندار خدمت بھی۔ جہاں تک مکمل آئین کی روح کی تسکین کا مسئلہ ہے، وہ کتابُ اللہ اور سنتِ رسول اللہ کی طرف براہِ راست توجہ دینے سے حاصل ہو سکتی ہے۔

مکمل آئین میں اسلامی ضوابط اور قوانین کی ضمانت دی گئی ہے۔ اور یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ یہ بنیادی سرمایہ صرف عربی زبان میں ملتا ہے۔ لیکن لطف یہ ہے کہ ابھی تک حکومت نے اس کے لیے کوئی اقدام نہیں کیا، عربی زبان کی تعلیم اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی تعلیم کے لیے احادیث

کی امہات الکتب (صحاح ستہ وغیرہ) کے لیے مناسب مطالعہ کی کوئی مرتب کوشش نہیں کی گئی ــــ یہی وجہ ہے کہ حکومت کے مختلف محکمے، اپنی اپنی حد تک بساط بھر کوشش کر رہے ہیں، لیکن وہ چونکہ اس میدان کے لوگ نہیں ہیں، اس لیے ہزار نیک نیتی کے باوجود ان کی محنتیں ضائع ہو رہی ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ وکلاء اور عدالتوں کو ان جیسی کتابوں سے الگ ہی رکھا جائے تاکہ سب سے پہلے کتاب و سنت سے ان کو مناسبت حاصل ہو، ایسا نہ ہو کہ، ان کو پھر دہری محنت کرنا پڑ جائے۔ ذہن بن کر بدلنا بڑا مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک ان کتابوں کا مطالعہ امدادی حیثیت رکھتا ہے بنیادی نہیں۔

بہتر تھا کہ اس کے بجائے حدیث کی "جامع الاصول" کے ان ابواب کا ترجمہ مع متن ان کو پیش کر دیا جاتا جن کی ان کو فوری ضرورت رہتی ہے۔ عبادات، نماز، روزہ، حج، اسی طرح فضائل، مناقب، کتاب الاطعمہ والاشربہ والعقیقہ، کتاب العید والذبائح، کتاب الاضاحی، کتاب المرض، جنائز، طب، ادب، رقاق، تزکیہ، عتاق، قدر، خاتم، ملاحم، فتن، تعبیر، کتاب العلم اور توحید جیسے ابواب کو چھوڑ کر باقی ابواب پر مشتمل حصوں کا ترجمہ اس سے زیادہ آسان، آئین کے قریب اور اقرب الی المقصود تھا جس کی طرف آپ نے دعوت دینا شروع کی ہے۔ تفسیر کی حد تک ابن کثیر کا ترجمہ ہو جاتا تو کام اور آسان ہو جاتا ــــ یہ اس صورت میں ہے، جب ضرور ترجمہ ہی پیش کرنا ہو، ورنہ اب بھی بہتر یہی ہے کہ ان کو عربی ادب اور قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے ایثار کرنا چاہیے۔ اور یہی بات شایان شان ہے۔ بہرحال عدالتوں اور وکلاء کے لیے سفر طویل بنانے سے پرہیز ہی کیا جائے تو بہتر رہے گا۔

علاوہ ازیں فقہ و قانون جیسے علوم کی کتابوں کے ترجمے خاصا مشکل کام ہے۔ صاحب ترجمہ کی علمی فضیلت کے باوجود ان کی کبر سنی اور نقاہت کے پیش نظر کتاب کے کئی ایک مقامات نظر ثانی کے محتاج ہیں۔ کیونکہ بعض جگہ تسامحات ملتے ہیں یا مفہوم واضح نہیں ہو سکا۔ اس جلد کے بعض پیچیدہ مقامات مثلاً ۴۵۵ ــ ۴۵۶، ۴۷۹ ــ ۴۸۱ وغیرہ کا ترجمہ "محدث" کے ایڈیٹر جناب حافظ عبدالرحمٰن صاحب مدنی نے کیا تھا۔ مگر مرتب نے ان کے بعض حواشی چھوڑ دیئے ہیں اور بعض کو قوسین میں اصل ترجمہ کے ساتھ کر دیا ہے جبکہ زبان و بیان کی نئی ترتیب بھی مسئلہ کی وضاحت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ بہر صورت اس علمی کتاب کی دیدہ زیب طباعت محکمہ اوقاف کے لیے لائق تحسین ہے۔

(عزیز زبیدی)